

## 98244- والد نے لڑکی کی شادی کرنے سے انکار کر دیا تو قاضی نے شادی کر دی

### سوال

میرے والد مسلمان ہیں لیکن ان کے اسلام کے بارہ میں کچھ غلط افکار ہیں مثلاً پر دے اور اخلاق کے بارہ میں ان کا موقف کچھ اور ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ کیا رشتہ میں دین بھی اساسی حکم ہے، اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ: کوئی بھی اللہ کے سب احکام پر عمل نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ ایک سے زائد ہیویوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب احکام پر عمل نہیں کر سکے۔

اور پھر میری ایک بہن مرتد ہو کر عیسائیت اختیار کر چکی ہے اور والد نے اس کو ناپسند نہیں کیا، بلکہ اسے مجھ سے بہتر شمار کرتے ہیں، اور میری والدہ بھی نصرانیہ ہے، میرے لیے ایک دین اور اخلاق والے شخص کا رشتہ آیا لیکن وہ اپاچ تھا میں اس رشتہ پر راضی تھی لیکن میرے والد صاحب نے اس کی معذوری کی بنا پر اور خاندان میں فرق ہونے کی وجہ سے کہ ہم مالدار ہیں اور وہ مالدار نہیں اس رشتہ سے انکار کر دیا۔

اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے پلانگ کر کے میرے ساری اچھی اور نیک سوسائٹی اور صحبت سے تعلقات منقطع کر دیے، اور بتدریج میری زندگی بدناس شروع کر دی، لہذا میں گھر پھوڑ کر چل گئی اور دو ماہ بعد میں نے شرعی عدالت میں جا کر مسلمان شخص سے شادی کر لی، میر اسوال یہ ہے کہ:

آیا میری یہ شادی صحیح ہے یا نہیں، اور اپنے گھر والوں کے بارہ میں میر ا موقف کیا ہونا چاہیے، کیا میں ان سے باسیاٹ جانی رکھوں یا نہیں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے آپ کو استقامت اور بہایت کی راہ پر چلنے کی توفیق بخشی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہم مزید فضل کی دعا کرتے ہیں۔

#### دوم:

عورت کو نیک و صالح اور اخلاق و دین والے شخص سے شادی کرنے کی حرص رکھنی چاہیے جو اس کی حفاظت کرے اور دیکھ بھال کرتے ہوئے اس کا خیال رکھے، اور وہ اس کے لیے دین پر عمل کرنے میں اس کا معاون ثابت ہو اور عمل کرنے والے اور اسی طرح دین اسلام کے اصول و صوابط کے مطابق اولاد کی اچھی تربیت کرنے میں معاونت کرے تاکہ وہ نیک و صالح بن سکیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں اچھا لگے اور پسند ہو تو اس کی شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت وسیع و عریض فساد پا ہو جائیگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

سوم :

ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے، اور عورت کو ولی کے بغیر اپنا نکاح کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانع ملتی ہے:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے... اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں حکمران اس کا ولی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (14417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن اگر لڑکی کا ولی کسی برابری کے رشتہ جس پر لڑکی راضی ہو شادی کرنے سے انکار کر دے تو وہ عاضل یعنی لڑکی کو نکاح سے روکنے والا شمار ہو گا، اور اس طرح یہ ولایت منتقل ہو کر اس کے بعد والے عصہ مرد میں سے ولی کو مل جائیگی۔

ابن قادم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور عضل کا معنی یہ ہے کہ: عورت اگر برابری کے رشتہ سے شادی کا مطالبہ کرے اور دونوں ایک دوسرے میں رغبت رکھیں... اور ولی اسے شادی نہ کرنے دے تو یہ عضل کملاتا ہے۔"

چاہے وہ عورت مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی ابو یوسف اور محمد کا قول یہی ہے.....

اور اگر عورت کسی بیعنة برابر کے رشتہ میں رغبت رکھتی ہو، اور ولی اس کے علاوہ کسی دوسرے برابر کے رشتہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ عاضل یعنی شادی سے روکنے والا شمار ہو گا۔

لیکن اگر وہ عورت برابری کے رشتہ کے علاوہ کسی اور سے شادی کا مطالبہ کرے تو پھر ولی کو روکنے کا حق حاصل ہے، اس صورت میں وہ عاضل شمار نہیں ہو گا" اُنہیں دیکھیں: المغنی (9/383).

غالب طور پر اس طرح کی حالت میں ولی شادی نہیں کرتے تو عورت کے لیے اپنا مسئلہ شرعی قاضی کے پاس لے جانے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ قاضی اس کے ولی کو طلب کریں گا اگر وہ اس کی شادی کرنے سے انکار کرتے ہیں تو وہ خود اس عورت کی شادی کر دیگا۔

اور پھر اور پر بیان کردہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر جھکڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا حاکم ولی ہے"

اس بنارپ آپ کا یہ نکاح صحیح ہے، اسے تو ہم جائز نہیں؛ کیونکہ والد کے شادی سے منع کر دینے کے بعد شرعی قاضی نے ولی بن کر نکاح کیا ہے۔

## چارم :

آپ کے لیے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور صدر حسی کرنا واجب ہے، چاہے آپ ٹیلی فون کے ذریعہ اچھی کلام کر کے ہی حسن سلوک کرتی رہیں، حتیٰ کہ ان کے دلوں میں نرمی پیدا ہو جائے اور وہ ٹھنڈے ہو جائیں، اور آپ والدین کو ملٹی بھی رہیں، کیونکہ والدین کا حق بست عظیم ہے، اسی لیے قرآن مجید میں اس کی وصیت بار بار کی گئی ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ (ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے، ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیجے، تم سب کا سیری ہی طرف لوٹا ہے، پھر میں ہر اس چیز کی جو تم کرتے ہو خبر دوں گا)۔ (عنکبوت (7)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا، اور اس کی دو دوھرائی دو برس میں ہے، کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھ کو علم نہیں تو تو ان کا کننازہ مانتا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا، اور اس کی راہ چلنے جو میری طرف جھکا ہوا ہو، تمہارا سب کا لوٹا میری ہی طرف ہے، تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کروں گا۔ لقمان (14-15).

آپ کے لیے ان سے قطع تعلقی کرنا جائز نہیں، بلکہ آپ انکو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں، اور انہیں مطمئن کریں، اور انہیں تھنچے جات اور مال دیں تاکہ ان کے دل کو جیت سکیں، اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مبارکات کی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق دے جنہیں وہ پسند کرتا اور جن پر راضی ہوتا ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.